آلِ ابرہام ابنِ تارح

(خلیل اللہ کی داستانِ حیات)

مصنّف

برکت اے خاں

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
حرفِ اوّل	۳
بزرگ ابرہام ابنِ تارح	۱۱
بزرگ اضحاق ابنِ ابرہام	۲۱
انتقال بزرگ ابرہام	۳۰
بزرگ یعقوبؑ	۳۸
بزرگ یوسفؑ	۴۴
بزرگ موسیٰ (اور وہ نبی)	۴۶
آسمانی ملکِ موعود	۶۰

Scanned with CamScanner

حرفِ اوّل

دورِ حاضرہ میں اکنافِ عالم بے دینی، کُفر و الحاد کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ اس مادّہ پرستی اور جدید سائنسی علوم و فنون اور ٹیکنالوجی کی ارتقائی تحقیق و تفتیش نے عوام النّاس کو حق پرستی سے دُور کر دیا ہے۔ عوام اپنے حقوقِ انسانی اور خیالات کی آزادی کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر عقل پرستی کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ اگر عوام الناس خدا تعالےٰ کی کتابِ مُقدّس کے علم کی روشنی میں دیکھیں۔ تو اُن کو معلوم ہو گا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک انسان کو علم و حکمت، عقل و دانش، فہم و فراست اور دانائی عطا کرتا ہے۔ خُدا وند کی کتابِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ

"ربّ الافواج" جس کی مصلحت عجیب اور دانائی عظیم ہے"۔

(یسعیاہ ۲۸ : ۲۹)

"اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے"۔

(انجیل خط یعقوب ۱ : ۵)

اس لئے ہر دم خُدا کا شکر کرنا چاہیئے کیونکہ قادرِ مطلق خُدا جو خالقِ کائنات ہے۔ وُہی اوّل العلم، اوّل الحکمت اور اوّل العقل ہے انجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے:

"واہ! خُدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے۔ اُس کے فیصلے کسقدر ادراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں! خُداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کون اُس کا صلاح کار ہُوا؟"

(انجیل خط رُومیوں ۱۱ : ۳۳ - ۳۴)

خدا تعالےٰ نے انسان کو بلحاظ انسانی روح ، علم و حکمت، عقل و دانش فہم و فراست کی تمام اعلیٰ صفات کے باعث تمام مخلوقات یعنی عالمِ جمادات عالمِ نباتات اور عالمِ حیوانات کے مقابلہ میں اشرف المخلوقات پیدا کیا اور اس کو مذکورہ اعلیٰ صفات ودیعت فرما کر یہ ثابت کیا کہ واقعی انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ ان اعلیٰ بشری صفات کو عرفانِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ نہ یہ کہ وہ ان اعلیٰ بشری صفات کو ذاتِ الٰہی کی بے جا تنقید اور اس کے مقدس کلامِ الٰہی کی تردید اور مخالفت کا نشانہ بنائے اور انسان کی تخلیق کے خاص الٰہی مقصد کی مخالفت پر اُتر آئے کیونکہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ انسان کی زندگی سے خدا کا جلال اور قدرت ظاہر ہو۔ خدا کے کلام میں لکھا ہے :۔

"کیونکہ دُنیا کی حکمت خدا کے نزدیک بیوقوفی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ وہ حکیموں کو اُن ہی کی چالاکی میں پھنسا دیتا ہے"۔

(انجیل پہلا کرنتھیوں ۳ : ۱۹)

"خبردار کوئی شخص تم کو اُس فیلسوفی اور لا حاصل فریب سے شکار نہ کرلے جو انسانوں کی روایت اور دُنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"۔

(انجیل خط کلسیوں ۲ : ۸)

"علم غرور پیدا کرتا ہے۔
لیکن محبت ترقی کا باعث ہے"

(پہلا کرنتھیوں ۸ : ۱)

خداوند نے فرمایا ہے کہ :۔

Scanned with CamScanner

"میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور عقلمندوں کی عقل کو رد کروں گا۔ کہاں کا حکیم؟ کہاں کا فقیہ؟ (مفتی) کہاں کا اس جہان کا بحث کرنے والا؟ کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا؟" (پہلا کرنتھیوں ۱: ۱۹-۲۰)

مقدس پولس رسول نے انجیل میں لکھا ہے کہ:-

"تم کمال روحانی حکمت اور سمجھ کے ساتھ اس کی مرضی کے علم سے معمور ہو جاؤ۔"

(انجیل خط کلسیوں ۱: ۹)

دیباچہ

اصلی اشیاء کے مقابلہ میں نقلی اشیاء تیار کرنے کا رواج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اصلی اشیاء پہلے تیار ہوتی ہیں۔ لیکن بعدازاں اُن اصلی اشیاء کی مقبولیت اور شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے جعل ساز نقلی اور جعلی اشیاء تیار کر لیتے ہیں مثلاً خالص دیسی گھی کے مقابلہ میں نقلی ناخالص گھی۔ خالص شہد، نقلی شہد، صحیح ادویات نقلی ادویات۔ اصلی کریم نقلی کریم۔ اصلی پیرِ کامل، نقلی پیر فقیر، اصلی دینِ راہِ حق نقلی دین دُنیاداری۔ مخالفین خُدا بھی بڑے ہوشیار اور جرأت مند ہیں۔ جنہوں نے اپنے دنیاوی علم و حکمت سے روُحانی عالم کی حقیقت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر کے جعلی دنیاداری کے مذاہب تیار کر لئے ہیں۔ گویا حقیقی آسمانی مذہب دینِ حق کے مقابلہ میں دنیاداری کے انسانی دینی مذاہب دُنیا میں موجود ہو گئے ہیں۔ چنانچہ سادہ لوح اشخاص کو حقیقی الٰہی دینِ حق راہِ نجات ہمیشہ کی زندگی کے انتخاب میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے بزرگ نبی سلیمان نے لکھا ہے کہ:۔

"ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں۔" (امثال ۱۶: ۲۵)

خدا کی واحد الہامی کتابِ مُقدّس کے قادرِ مطلق خُدای واحد لاشریک خالقِ کائنات کے مقابلہ میں ذاتِ الٰہی کے متعلق الگ الگ اور مختلف تصوّرات اور نئے نئے خیالات اور عقائد پیدا کر دیئے گئے ہیں جس کے سبب ذاتِ الٰہی کے حقیقی تصوّرات اور اُس کی اخلاقی صفات کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

مثلاً اہلِ یہوُد کا تصوّرِ خدا، مسیحی تصوّرِ خُدا۔ اسلامی تصوّرِ خدا۔ اہلِ ہنوُد کا تصوّرِ خدا، افلاطوُن کا تصوّرِ خدا۔ زرتشتوں کا تصوّرِ خدا۔ بدھوں کا

تصوّرِ خدا ۔ بُت پرستوں کا تصوّرِ خُدا ۔ ملحدوں کا تصوّرِ خدا ۔ مذہبی اختلافات کی اصل بُنیاد تصوّرِ خُدا سے شروع ہوتی ہے ۔

لیکن کتابِ مُقدّس ہی خدا تعالیٰ کی ایک ایسی واحد ابتدائی الہامی قدیمی کتاب ہے ۔ جس نے تمام مذاہب کی ایجاد سے صدیوں پیشتر خدائے واحد لاشریک کی ذاتِ الٰہی کا حقیقی اور اعلیٰ تصوّر پیش کیا ہے ۔ اور یہ بھی کہ خُدا ایک خالقِ کائنات نادیدہ لامحدود قادرِ مطلق زندہ آسمانی ہستی ہے ۔ جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ۔ جس نے وقتِ ضرورت اپنے مُقدّس انبیاء پر اپنی ذاتِ الٰہی کا مختلف صورتوں میں دیدار و ظہور فرما کر اُن پر اپنے کلام کا مکاشفہ بیان کیا ۔

آسمانی خدا کی کتابِ ہدیٰ کے مقابلہ میں نقلی کتابیں بھی احاطۂ تحریر میں لائی گئی ہیں ۔ جن میں انسانی حکمت کی باتیں بڑی قابلِ تعریف ہیں ۔ جو اس جہان کے عقلمند خدا کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لائی گئی ہیں ۔

خُدا کے حقیقی آسمانی مُقرّب جبرائیل فرشتہ کے مقابلہ میں نقلی جعلی جبرائیل فرشتہ بھی ہے ۔ جس نے کتابِ مُقدّس بائبل کی تعلیمات کے خلاف لوگوں کو غلط خبریں دی ہیں ۔ اسی طرح حقیقی سچّے انبیاء کرام اور مُرسلین اور پیغمبروں کے مقابلہ میں بھی نقلی جھُوٹے مسیح جھُوٹے نبی اور رسول اولیاء بھی ہیں ۔

خدا کے خبر رساں حقیقی آسمانی فرشتوں کے مقابلہ میں نقلی جعلی فرشتے بھی ہیں ۔ خُداوند یسُوع مسیح زندہ آسمانی ہستی نے فرمایا ہے کہ :-

" کیونکہ جھُوٹے مسیح اور جھُوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے ۔ اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے ۔ کہ اگر ممکن ہو

تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں"۔

(انجیل متی ۲۴ : ۲۴)

• انجیل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

" اور کچھ عجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہم شکل بنا لیتا ہے"۔

(انجیل دوسرا کرنتھیوں ۱۱ : ۱۴)

آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ:۔

" اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو گمراہ کردیتا ہے۔ زمین پر گرا دیا گیا اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ گرا دیئے گئے"۔ (مکاشفہ ۱۲ : ۹)

لہٰذا کتابِ مقدس کے پاک نوشتوں یعنی توریت، زبور، صحائف الانبیاء اور انجیلِ مقدس کی تمام الہامی سچی باتوں کی جن پر خدا تعالےٰ نے اپنے انبیاء کرام کے وسیلہ مہرِ صداقت ثبت کی ہے۔ اُن کی تردید کرنا اُن میں تحریف کا رنگ بھرنا اور نئے الہام کا نام دینا اور انسانی حکمت سے تیار کردہ روایات کو ترجیح دینا۔ جو کتابِ مقدس سے موافقت اور مطابقت نہیں رکھتیں، حد درجہ کی جعل سازی اور بے انصافی بلکہ سینہ زوری ہے۔

چنانچہ مخالفینِ خدا کتابِ مقدس کی لاتبدیل مقدس تعلیمات اور احکامِ الٰہی کی پاکیزہ باتوں سے عوام کو "متنفر" کرنے کی خاطر ہر طرح کے ناجائز علمی حربے استعمال کرنا روا سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے خوف اور قہرِ عظیم سے نہیں ڈرتے تاہم:۔

" خدا کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے"۔ (انجیل خط عبرانیوں ۴ : ۱۲)

چنانچہ از روئے توریت شریف یہ بات ہرگز واجب التسلیم نہیں کہ بزرگ ابراہام
ایک بُت گر اور بُت پرست شخص کے بیٹے تھے۔ ایمان میں سچے "راستباز خدا پرست
بزرگ ابرہام ابن تارح اور اُس کی نسل کے متعلق کتاب مقدس کے حصہ
توریت میں خدا کے بندہ ہمارے بزرگ نبی موسیٰ نے اپنے پاکیزہ اور
مبارک قلم سے جو جو باتیں خدا کی طرف سے الہام و کلام پا کر قلمبند
کی ہیں۔ جن کا ذکرِ خیر اس کتاب میں آئے گا۔ اُمید ہے کہ وہ دانشور
محققین اور حق پرستوں کے لئے نہایت دلچسپی اور مقبولیت کا باعث ہوں گی۔
توریت کی کتاب کی قلمبندی کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"اور موسیٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اُسے کاہنوں کے جو بنی
لاوی اور خداوند کے عہد کے صندوق کے اُٹھانے والے تھے۔
اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔" (استثنا ۳۱: ۹)

"اور ایسا ہُوا کہ جب موسیٰ اس شریعت کی باتوں کو ایک کتاب
میں لکھ چکا اور وہ ختم ہو گئیں۔ تو موسیٰ نے لاویوں سے
جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھایا کرتے تھے کہا کہ، اس
شریعت کی کتاب کو لے کر خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق
کے پاس رکھ دو۔" (استثنا ۳۱: ۲۴، ۲۶)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی کتاب لکھنے میں کوئی دوسرا شخص بھی موسیٰ
کا معاون اور مددگار تھا کیونکہ بزرگ موسیٰ نے اور خداوند نے نون کے بیٹے
یشوع کو جو موسیٰ کا خادم تھا اُسے نبی مقرر کیا تھا۔ اور وہ بزرگ موسیٰ
کا خادم اور اُس کا ہمعصر نبی تھا۔ خدا کے اور موسیٰ کے مقرر کردہ نبی یشوع نے
بزرگ موسیٰ کے کچھ حالات زندگی اور موت کے واقعات توریت میں قلمبند کئے ہوں

Scanned with CamScanner

گے۔ کیونکہ نون کا بیٹا یشوع موسیٰ کا خادم تھا۔ اس لئے ممکن بھی ہے کہ خدا کا نبی یشوع توریت کی کتاب لکھنے میں موسیٰ کا مددگار رہا ہو گا۔ کیونکہ خداوند خدا بارہا یشوع نبی سے ہمکلام ہوا۔ لکھا ہے کہ :-

"اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا۔ کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے"۔ (استثنا ۳۴ : ۹)

"اور خدا کے بندہ موسیٰ کی وفات کے بعد ایسا ہوا کہ خداوند نے اس کے خادم نون کے بیٹے یشوع سے کہا۔ میرا بندہ موسیٰ مر گیا ہے۔ سو اب تو اُٹھ اور ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر اس یردن کے پار اس ملک میں جا، جسے میں اُن کو یعنی بنی اسرائیل کو دیتا ہوں"۔ (کتاب یشوع ۱ : ۱-۲)

ملکِ کنعان کی فتوحات کے دنوں خدا کے بندہ یشوع نبی نے پتھروں پر موسیٰ کی شریعت کی نقل کندہ کی۔ یوں لکھا ہے کہ :-

"اُس نے وہاں اُن پتھروں پر موسیٰ کی شریعت کی جو اُس نے لکھی تھی۔ سب بنی اسرائیل کے سامنے ایک نقل کندہ کی"۔

(یشوع ۸ : ۳۲)

بزرگ ابرہام ابن تارح

ہمارے پیارے نبی بزرگ موسیٰ نے خدا کی طرف سے الہام و کلام پاک کتابِ مقدس کے حصّہ توریت میں بزرگ ابرہام کا نسب نامہ اس طرح لکھا ہے:۔

"عبر سے فلج اور فلج سے رعو پیدا ہوا اور رعو سے سروج پیدا ہوا اور سروج سے نحور پیدا ہوا اور نحور سے تارح پیدا ہوا اور تارح سے ابرام اور نحور اور حاران پیدا ہوئے۔ اور حاران سے لوط پیدا ہوا۔" (توریت حصّہ پیدائش ۱۱: ۱۶-۲۷)

"اور تارح نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لوط کو جو حاران کا بیٹا تھا۔ اور اپنی بہو ساری کو جو اس کے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور کسدیوں کے اُور سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے ملک میں جائیں اور وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے لگے۔ اور تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی اور اس نے حاران میں وفات پائی۔" (توریت حصّہ پیدائش ۱۱: ۳۱-۳۲)

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تارح کے دل میں خدا نے یہ ارادہ ڈالا تھا کہ وہ کنعان کے ملک میں جائیں۔ یہ کہنا کہ بزرگ ابرام آگ میں ڈالے گئے تھے۔ یہ بات قطعی قابل یقین نہیں۔ کیونکہ اگر بزرگ ابرہام کو آگ میں ڈالے جانے کا کوئی بڑا واقعہ پیش آتا تو بزرگ موسیٰ ضرور اس بڑے عجیب واقعہ کا تفصیلی احوال توریت میں قلمبند کرتے۔ ان کا کسدیوں کے

اُور سے نکلنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ آگ میں ڈالے گئے تھے۔ بابلی زبان میں اُور کے معنی ہیں شہر۔ لیکن اُور کا مشابہ اُر کلدانی لفظ ہے جس کے لفظی معنی آگ ہیں جو لوگ بابلی زبان سے ناواقف تھے۔ اُنھوں نے اُور کو اُر سمجھ کر یہ خیال کیا کہ ابرہام آگ سے نکلے تھے۔

ہمارے نبی بزرگ مُوسیٰ نے لکھا ہے کہ بزرگ ابرام کے باپ کا نام تارح تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ بزرگ ابرام کے باپ تارح بُت گر اور بت پرست تھے یہ بھی درست بات نہیں کیونکہ ایسی کوئی بات بزرگ مُوسیٰ نے توریت میں نہیں لکھی۔ از روئے توریت بزرگ ابرام کا باپ تارح ایک خُدا پرست شخص تھا۔ کیونکہ بزرگ یعقوبؑ اور لابن کے عہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بزرگ تارح ایک خُدا پرست شخص تھے۔ کیونکہ نحُور کے پوتے لابن نے یعقوب سے کہا:

" ابرہام کا خُدا اور نحُور کا خُدا اور اُن کے باپ کا خُدا ہمارے بیچ میں انصاف کرے اور یعقوب نے اُس ذات کی قسم کھائی۔ جس کا رُعب اس کا باپ اضحاق مانتا تھا۔"

(پیدائش ۳۱: ۵۳)

(نوٹ) توریت میں پانچ کتابیں شامل ہیں۔ ۱۔ پیدا[ئش] ۲۔ [خر]وج ۳۔ احبار ۴۔ گنتی ۵۔ استثنا۔

یہاں تمام [illegible]

"حضرت" لفظ کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔ انبیاء کے لئے بھی یہ لفظ الہامی نہیں۔ اس لئے ہم نے انبیاء کے لئے لفظ "بزرگ" استعمال کیا ہے۔ (یروشلیم بزرگ بادشاہ (داؤد) کا شہر (متی ۵: ۳۵)

پس لابن نے خداوند کو ابرام کا خدا اور نحور کا خدا اور ان کے باپ تارح کا خدا کہا ہے۔ اسلئے تارح کا کنبہ بُت پرست نہ تھا۔

یہ کہنا کہ بزرگ ابرام نے ایک بت خانہ میں جا کر سب بُتوں کو کلہاڑے سے توڑ دیا تھا۔ یہ بھی ایک ایسی روایت ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ خداوند کی کتابِ مُقدّس توریت سے اس واقعہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اگر یہودیوں کی کسی غیر الہامی انسانی روایات کی کتاب تالمود وغیرہ میں ایسی روایات موجود ہوں تو ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اُن روایات کی صحت و صداقت کے لئے کوئی تاریخی اور جغرافیائی شواہد موجود نہیں۔

" اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس مُلک میں جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔ اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور برکت دُوں گا۔ اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تُو باعثِ برکت ہو۔ جو تجھے مُبارک کہیں اُن کو مَیں برکت دُوں گا۔ اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مَیں لعنت کروں گا۔ اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ سو ابرام خداوند کے کہنے کے مطابق چل پڑا اور لُوط اس کے ساتھ گیا۔ اور ابرام پچھتّر برس کا تھا جب حاران سے روانہ ہوا۔ اور ابرام نے اپنی بیوی ساری اور اپنے بھتیجے لُوط کو اور سب مال کو جو اُنہوں نے جمع کیا تھا۔ اور اُن آدمیوں کو جو اُن کو حاران میں مل گئے تھے ساتھ لیا۔ اور وہ مُلکِ کنعان کو روانہ ہوئے اور

"اور بزرگ ابرام اُس مُلک میں سے گذرتا ہوا مقام سکم میں مورہ کے بلوط تک پہنچا۔ اُس وقت مُلک میں کنعانی بستے تھے۔ تب خداوند نے ابرام کو دکھائی دے کر کہا کہ یہی مُلک میں تیری نسل کو دُوں گا۔ اور اُس نے وہاں خداوند کے لئے جو اُسے دکھائی دیا تھا ایک قربان گاہ بنائی۔"

(پیدائش ۱۲: ۱-۷)

"اور اُس مُلک میں کال پڑا اور ابرام مصر کو گیا" (کچھ عرصہ بعد) "ابرام مصر سے اپنی بیوی اور اپنے سب مال اور لُوط کو ساتھ لے کر کنعان کے جنوب کی طرف چلا۔"

اور لُوط کے جُدا ہو جانے کے بعد خداوند نے ابرام سے کہا۔ اپنی آنکھ اُٹھا اور جس جگہ تُو ہے وہاں سے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا کیونکہ یہ تمام مُلک جو تُو دیکھ رہا ہے۔ مَیں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دُوں گا۔ اور مَیں تیری نسل کو خاک کے ذرّوں کی مانند بناؤں گا۔ ایسا کہ اگر کوئی شخص خاک کے ذرّوں کو گن سکے تو تیری نسل بھی گِن لی جائے گی۔"

" اُٹھ اور اس ملک کے طول و عرض میں سَیر کر کیونکہ مَیں اِسے تجھ کو دُوں گا اور ابرام نے اپنا ڈیرہ اُٹھایا اور ممرے کے بلوطوں میں جو حبرُون میں ہیں جا کر رہنے لگا۔ اور وہاں خداوند کے لئے ایک قُربان گاہ بنائی۔"

(پیدائش ۱۲: ۱۰ تا ۱۳ و ۱۴: ۱ تا ۱۸)

"اور ابرام کو ملکِ کنعان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے جب اُس کی بیوی ساری نے اپنی مصری لونڈی اُسے دی کہ اُس کی بیوی بنے۔ اور ابرام سے ہاجرہ کے ایک بیٹا ہؤا اور ابرام نے اپنے اُس بیٹے کا نام جو ہاجرہ سے پیدا ہؤا اسمٰعیل رکھا تھا۔ اور جب ابرام سے ہاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہؤا۔ تب ابرام چھیاسی برس کا تھا۔" (پیدائش ۱۶: ۳ و ۱۵ و ۱۶)

چنانچہ ملکِ موعود کنعان خدا نے ابرام کی نسل اضحاق اور اضحاق کی نسل یعقوب یعنی بنی اسرائیل قوم کو دیا اور بنی اسرائیل نے ملکِ کنعان میں عرصہ دراز تک سرفرازی، اقتدار، بادشاہی، حکمرانی اور نبوت و رسالت کی برکتیں حاصل کیں۔ قرآن مجید نے بھی بنی اسرائیل کی سرفرازی اور اقوام عالم میں اُس کی فضیلت کو تسلیم کیا ہے قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام "بنی اسرائیل" موجود ہے۔ قرآن مجید میں یوں لکھا ہے کہ:-

یٰبَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِیۡٓ اُوۡفِ بِعَہۡدِکُمۡ وَ اِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ ۔

(سورہ البقرہ ۴۰ آیت)

(ترجمہ) اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری جو انعام کی میں نے اوپر تمہارے اور پورا کرو عہد میرا پورا کروں گا عہد تمہارا

کو بس مجھ سے ڈرو۔

یٰبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔

(سورہ البقرہ ۴۷، ۱۲۳)

(ترجمہ) اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری۔ وہ جو انعام کی میں نے اوپر تمہارے اور یہ کہ میں نے (بزرگی) فضیلت دی تم کو اوپر عالموں کے (یعنی فضیلت اقوام عالم پر) (ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

قرآن مجید میں حضرت اسمٰعیل اور ان کی قوم بنی اسمٰعیل پر خدا کی ایسی برکتوں اور فضیلت اور بزرگی کے وعدے نمایاں طور پر نظر نہیں آتے جو خدا نے بزرگ ابرہام سے کئے تھے۔ توریت میں لکھا ہے کہ:۔

"خداوند نے جو تم (اسرائیلیوں) سے محبت کی اور تم کو چن لیا تو اس کا سبب یہ نہ تھا کہ تم شمار میں اور قوموں سے زیادہ تھے۔ کیونکہ تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے۔ بلکہ چونکہ خداوند کو تم سے محبت ہے۔ اور وہ اس قسم کو جو اس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی پورا کرنا چاہتا تھا۔ اسلیئے خداوند تم کو اپنے زورآور ہاتھ سے نکال لایا۔ اور غلامی کے گھر یعنی مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے تم کو مخلصی بخشی سو جان لے کہ خداوند تیرا وہی خدا ہے۔ وہ وفادار خدا ہے"۔ (استثناء ۷: ۷-۹)

چنانچہ محض ابرہام کے صُلبی فرزند اور نسل کے لوگ ہی خدا کی برکتوں کے وارث نہیں ہو سکتے بلکہ جتنے بزرگ ابرہام کی طرح خداوند پر ایمان میں راسخ الاعتقاد اور راستباز ہیں اور اب وہ خداوند یسُوع مسیح جو ایمان کا بانی ہے اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہی مسیحی ایماندار ابرہام کے فرزند اور خدا کی موعُودہ برکتوں کے وارث ہیں، کیونکہ خداوند کی برکتوں کے تمام وعدے لازوال ہیں۔ اور وہ مسیحی دنیا کے لئے پورے ہو رہے ہیں۔ مسیح خداوند نے ایمان لانے پر زیادہ زور دیا کیونکہ وہ ابرہام کے خاندان میں پیدا ہوُا۔

جو حضرات یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ بزرگ ابرہام کے باپ کا نام آزر تھا وہ اپنے اس دعوٰے کی صداقت خداوند کی الہامی کتاب مقدس توریت سے ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بزرگ ابرہام کے گھر کا مختار دمشقی الیعزر تو اُس کا ملازم تھا۔ (پیدائش ۱۵: ۲)

"جب ابرام ننانوے برس کا ہوُا تب خداوند ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا مَیں خدا ئے قادر ہوُں تو میرے حضور چل اور کامل ہو ....

۱۔ کہ دیکھ میرا عہد تیرے ساتھ ہے۔ تُو بہت قوموں کا باپ ہو گا۔ اور تیرا نام پھر ابرام نہیں کہلائے گا۔

بلکہ تیرا نام ابرہام ہو گا۔ کیونکہ مَیں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرا دیا اور مَیں تجھے بہت برومند کروں گا۔ اور قومیں تیری نسل سے ہوں گی۔ اور بادشاہ تیری اولاد میں سے برپا ہوں گے۔ (پیدائش ۱۷: ۱-۶)

۲۔ خداوند خدا نے ابرہام سے ایک عہد کیا یعنی ختنہ کا
عہد" کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے"۔
(پیدائش ۱۷: ۱۰)

۳۔ "خداوند خدا نے ابرہام سے کہا کہ ساری جو تیری (بیلیتا)
بیوی ہے۔ سو اُس کو ساری نہ پکارنا اُس کا نام سارہ ہوگا۔
اور مَیں اُسے بہت برکت دوں گا۔ اور اُس سے بھی ایک
بیٹا بخشوں گا۔ یقیناً مَیں اُسے برکت دوں گا کہ قومیں اُس
کی نسل سے ہوں گی اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے"۔
(پیدائش ۱۷: ۱۵-۱۶)

"پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سارہ کیوں یہ کہہ کر ہنسی
کہ کیا میرے جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں۔ واقعی بیٹا ہوگا؟
کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے۔ موسم بہار میں
معین وقت پر مَیں تیرے پاس پھر آؤں گا۔ اور سارہ کے
بیٹا ہوگا"۔
(پیدائش ۱۸: ۱۳-۱۴)

"ہمارے بزرگ ابرہام ۹۹ برس کے تھے جب اُن کا ختنہ ہوا
اور جب اُن کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا تھا تو وہ تیرا برس
کے تھے۔" ابرہام اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ایک
ہی دن ہوا"۔
(پیدائش ۱۷: ۲۴-۲۶)

"اور خداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا۔ سارہ پر نظر کی اور
اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سارہ سے کیا۔ سو سارہ حاملہ
ہوئی اور ابرہام کے لئے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت

پر جس کا ذکر خدا نے اس سے کیا تھا۔ اس کے بیٹا ہوا۔
اور ابرہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اس سے سارہ کے پیدا ہوا
اضحاق رکھا۔ اور ابرہام نے خدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے
اضحاق کا ختنہ اُس وقت کیا جب وہ آٹھ دن کا ہوا۔ اور
جب اُس کا بیٹا اضحاق پیدا ہوا تو ابرہام سَو برس کا تھا اور
سارہ نے کہا کہ خداوند نے مجھے ہنسایا اور سب سُننے والے
میرے ساتھ ہنسیں گے اور یہ بھی کہا کہ بھلا کوئی ابرہام
سے کہہ سکتا تھا کہ سارہ لڑکوں کو دودھ پلائے گی۔ کیونکہ
اُس سے اُس کے بڑھاپے میں میرے ایک بیٹا ہوا۔"
اور وہ لڑکا بڑھا اور اس کا دودھ چھڑایا گیا اور اضحاق
کے دودھ چھڑانے کے دن ابرہام نے بڑی ضیافت کی۔"

(پیدائش ۲۱: ۱-۸)

پس ابرہام اور سارہ کا بیٹا اضحاق خدا کی طرف سے وعدہ کا
فرزندِ نرینہ تھا۔ اور وہ بزرگ ابرہام سے اُس کی مختونی کی
حالت میں پیدا ہوا۔ خداوند نے فرمایا:۔

"اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔"

(پیدائش ۲۱: ۱۲)

انجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ:۔

"وہ (ابرہام) جو تقریباً سَو برس کا تھا۔
باوجود اپنے مُردہ بدن اور سارہ کے رحم کی مردگی پر لحاظ
کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ ہوا۔

نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدہ میں شک کیا۔
بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔
اور اُس کو کامل اعتقاد ہؤا۔ کہ جو کچھ اس نے وعدہ کیا
ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے۔
اسی سبب سے یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا"۔
(انجیل خط رومیوں ۴: ۱۹-۲۲)

بزرگ اضحاق ابن ابرہام

"ان باتوں کے بعد یوں ہُوا کہ خُدا نے ابرہام کو آزمایا۔ اور اسے
کہا۔ اے ابرہام! اُس نے کہا۔ مَیں حاضر ہُوں۔ تب اُس نے کہا
کہ تُو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا بیٹا ہے اور جسے تُو پیار
کرتا ہے۔ ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اسے
پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو مَیں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی
کے طور پر چڑھا۔"

سو ابرہام اپنے پیارے بیٹے اضحاق کو ساتھ لے کر موریاہ کے ملک کو
گیا اور اُس جگہ پہنچے جو خدا نے بتائی تھی:۔

"وہاں ابرہام نے قربان گاہ بنائی
اور اُس پر لکڑیاں چُنیں
اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا
اور اُسے قربان گاہ پر لکڑیوں کے اُوپر رکھا۔
اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھُری لی۔
کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔
تب خداوند کے فرشتہ نے اُسے آسمان سے پکارا۔
کہ اے ابرہام اے ابرہام! اُس نے کہا۔ مَیں حاضر ہوں۔
پھر اُس نے کہا تُو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا
اور نہ اُس سے کچھ کر۔ کیونکہ مَیں اب جان گیا۔

Scanned with CamScanner

کہ تُو خُدا سے ڈرتا ہے۔

اس لئے کہ تُو نے اپنے بیٹے کو جو تیرا اکلوتا ہے۔

مجھ سے دریغ نہ کیا

اور ابرہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا

جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔

تب ابرہام نے جا کر اُس مینڈھے کو پکڑا۔

اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا"

(پیدائش ۲۲: ۱-۱۳)

"خُداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ ابرہام کو پکارا۔

اور کہا کہ خُداوند فرماتا ہے چونکہ تُو نے یہ کام کیا۔

کہ اپنے بیٹے (اضحاق) کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا۔

اس لئے مَیں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔

کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دُوں گا۔

اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے

تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند

کر دُوں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے

پھاٹک کی مالک ہو گی۔

اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت

پائیں گی۔ کیونکہ تُو نے میری بات مانی ہے"

(پیدائش ۲۲: ۱۵-۱۸)

چنانچہ جتنے انبیاء دُنیا میں مبعوث ہُوئے ہیں، وہ سب اضحاق کے بیٹے یعقوب

بنی اسرائیل کی اولاد میں سے تھے اور اسرائیلی انبیاء کے وسیلہ سے اقوامِ عالم کو کتابِ مقدس کی برکت حاصل ہوئی اور کلامِ الٰہی تمام غیر اقوام تک پہنچا۔ اور مسیح خداوند کی آمد سے اقوامِ عالم کے لئے نجات کے آسمانی دروازے کھل گئے۔

حضرت اسمٰعیل ابنِ ابرہام

بزرگ ابرہام کا بیٹا اسمٰعیل اپنی ماں ہاجرہ کے ساتھ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ فاران کا بیابان ملکِ کنعان کی مغربی جانب مصر کو جانے والے راستہ میں ہے۔ توریت میں لکھا ہے :-

"اور خدا اُس لڑکے (اسمٰعیل) کے ساتھ تھا اور وہ بڑا ہُوا۔ اور بیابان میں رہنے لگا۔ اور تیر انداز بنا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا اور اس کی ماں نے ملکِ مصر سے اس کے لئے بیوی لی۔"

(پیدائش ۲۱: ۲۰-۲۱)

اور اسمٰعیل کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ یہ نام ترتیب وار اُن کی پیدائش کے مطابق ہیں:

"اسمٰعیل کا پہلوٹھا نبایوت تھا۔ پھر قیدار اور ادبئیل اور مبسام اور مشماع اور دُومہ اور مسّا۔ حدد اور تیما اور یطور اور نفیس اور قدمہ۔

یہ اسمٰعیل کے بیٹے ہیں۔ اور ان ہی کے ناموں سے اِن کی بستیاں اور چھاؤنیاں نامزد ہوئیں۔ اور یہی بارہ اپنے قبیلہ کے سردار ہوئے"۔ "یہ سب ہاجرہ مصری کے بطن سے پیدا ہوئے۔"

(پیدائش ۲۵: ۱۲-۱۷)

یہ خدا کے وعدہ کے مطابق ہوا جس کا خدا نے بزرگ ابرہام کی دعا کے جواب میں وعدہ کیا تھا۔ کہ اسمٰعیل کو برکت دوں گا۔ اور

Scanned with CamScanner

اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ
سردار پیدا ہوں گے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔ لیکن میں
اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا۔" (پیدائش ۱۷: ۲۱)

اسلام اور قرآن میں جن انبیاء کرام کے نام اور احوال کا ذکر خیر آیا ہے۔ وہ سب کتاب مقدس بائبل سے ماخذ ہیں۔ وہ تمام ۲۵ یا ۲۶ انبیاء بزرگ ابرہام کے بیٹے اضحاق اور اضحاق کے بیٹے یعقوب یعنی بنی اسرائیلی انبیاء تھے۔ اُن میں سے کوئی نبی حضرت اسمٰعیل کی نسل اور قوم میں سے نہ تھے اور قبل از مسیح ملک کنعان میں جتنے بادشاہ حکمران ہوئے وہ بھی سب بنی اسرائیل میں سے تھے لہٰذا واجب اور مناسب یہی تھا کہ کتاب مقدس سے ماخذ تمام انبیاء کرام کے حالات زندگی اور تعلیمات بھی عین توریت اور کتاب مقدس کے مطابق قرآن مجید میں قلمبند کئے جاتے تاکہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اعتراض کی گنجائش نہ رہتی کتاب مقدس نے قرآن مجید کے خلاف کوئی تعلیم نہیں دی۔ البتہ قرآن مجید نے انجیل اور کتاب مقدس کے مسیحی عقائد کے خلاف تعلیم دی ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بزرگ ابرہام نے حضرت اسمٰعیل کو قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا تھا۔ وہ بڑی سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ وہ اپنے اس دعویٰ کی تصدیق توریت اور قرآن مجید سے نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے پیارے نبی بزرگ موسیٰ نے توریت میں حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا کوئی ذکر قلمبند نہیں کیا۔ درحالیکہ بزرگ موسیٰ نے بزرگ اضحاق کی قربانی کے واقعہ کو ایسی وضاحت و تفصیل سے قلمبند کیا ہے۔ کہ اُس کے انکار کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اہل اسلام کے پاس اپنی واجب الایمان کتاب قرآن مجید میں بھی

حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا کوئی تفصیلی اور معقول ثبوت موجود نہیں۔ کہ وہ کب اور کس جگہ اور کس طرح قربانی کے لئے خدا کے حضور پیش کئے گئے تھے قرآن مجید کی سورۂ صافات میں بھی جس کو اپنے دعوے کی تصدیق اور سند سمجھتے ہیں۔ اس میں بھی بزرگ ابراہام کو جس نیک بخت اور بردبار لڑکے کی بشارت دی گئی تھی اور اس کی قربانی کا ذکر آیا ہے۔ اس میں حضرت اسمٰعیل کا قطعاً نام درج نہیں۔ نہ یہ لکھا ہے کہ وہ ایک نبی تھے۔ لیکن یہاں غلط تشریحات سے کام نہیں ہو سکتا۔ (سورہ صافات ۱۰۱) محض خوش فہمی کی خاطر احادیث نویسوں نے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا ذکر مشہور کر دیا ہے لیکن کوئی تفصیلی الہامی بیان نہیں دیا۔ جو احادیث قرآن مجید کے کسی بیان فرمان سے مطابقت نہ رکھتی ہوں۔ علمائے اسلام کیلئے وہ ضعیف ہیں اور قابل قبول نہیں۔ پھر احادیث نویس حضور صلعم کی ذات کے چشم دید گواہ بھی نہ تھے۔ کیونکہ تمام احادیث حضورؐ کے تقریباً اڑھائی تین سو سال بعد احاطۂ تحریر میں لائی گئی تھیں۔ پھر دوبارہ سورہ صافات کی ۱۱۲ آیت میں بھی اسحٰق کی ولادت کی بشارت صاف صاف الفاظ میں بیان کی ہے تاکہ ۱۰۱ آیت کے متعلق کسی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ کہ وہ بشارت ولادت اور قربانی کس لڑکے کے متعلق تھی؟ لکھا ہے کہ:-

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔

(ترجمہ" ہم نے اسے (یعنی ابراہام کو) اسحٰق کی بشارت دی جو نیک بختوں میں ایک نبی تھا۔"
(سورۂ صافات ۱۱۲)

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

(ترجمہ) اور ہم نے اُس ابرہام اور اسحٰق کو اور اُن دونوں کی اولاد کو برکت دی۔ (سورہ صافات ۱۱۳)

سورہ صافات میں یہ نہیں لکھا کہ ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو اور اُن دونوں کی اولاد کو برکت دی۔

چنانچہ توریت میں بڑی صفائی اور ترتیب و تفصیل کے ساتھ لکھا موجود ہے کہ خدا نے ابرہام کے پیارے اکلوتے بیٹے اضحاق کو قربانی کے لئے خود منتخب کیا۔ کیونکہ خداوند نے فرمایا کہ :-

"تو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا بیٹا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا"

خدا نے اضحاق کو ابرہام کا پیارا اکلوتا بیٹا قرار دیا تھا۔ کیونکہ اضحاق اُس کی بیاہتا بیوی سارہ سے پیدا ہوا۔ لہذا جس کو خدا نے ابرہام کا پیارا اور اکلوتا بیٹا قرار دیا تھا۔

اسی کی قربانی کا حکم بھی دیا گیا تھا۔ چنانچہ اضحاق کی قربانی کے لئے خدا تعالےٰ کے حکمِ ربانی کو غلط قرار دینا یا رد کرنا، خدا کے حکمِ الٰہی کی سخت خلاف ورزی، نافرمانی بلکہ توہین ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے نبی بزرگ اضحاق کی بجائے نبوت سے محروم بیٹے کو کس طرح خدا کے حضور قربانی کے لئے پیش کیا جا سکتا تھا؟ بزرگ ابرہام کو صفات نبوت رکھنے والا بیٹا زیادہ پیارا ہو سکتا تھا یا غیر ملہم؟ درحالیکہ قرآن مجید میں صریحاً لکھا ہے کہ اسحٰق نیک بخت نبی تھے۔ لہذا سورۃ صافات میں بزرگ ابرہام کو جس لڑکے کی بشارت دی گئی اور جس کو نیک بخت نبی

تسلیم کیا گیا۔ وہی بزرگ ابرہام کا پیارا اور اکلوتا بیٹا تھا۔ اور اُسی پیارے اکلوتے بیٹے اضحاق کی قربانی خُدا کے حضور پیش کی گئی تھی۔ کیونکہ یہ خُدا تعالےٰ کا حکم تھا۔ اور اُسی اضحاق سے خُدا تعالےٰ ہمکلام ہوُا اور وہی نیک بخت نبی تھے۔ اور اُسی کی نسل سے وہ تمام ۲۵، ۲۶ انبیاء کرام پیدا ہوئے تھے۔ جن کے نام قرآن مجید میں بڑی عزت کے ساتھ موجود ہیں اور اُنہی انبیاء کے حالاتِ زندگی کے واقعات قرآن کی شان بنے ہوئے ہیں۔ قرآن کے انبیاء آلِ اضحاق ہیں یا آلِ اسمٰعیل ؟ چنانچہ ہمارا یہ خیال اور توریت کا یہ الہامی بیان ہرگز ہرگز قرآنِ مجید کے خلاف نہیں ہے۔ لہٰذا توریت میں بزرگ اضحاق کی قربانی کا حال جس تفصیل و ترتیب سے لکھا گیا ہے فی الحقیقت وہی قبولیت کے لائق ہے۔ جس کی تردید امرِ محال ہے۔ لہٰذا اضحاق کی قربانی کو جھٹلانا صریحاً خُدا تعالےٰ کے حُکمِ الٰہی کی توہین ہے۔

پتہ نہیں اہلِ اسلام بلا ثبوت حضرت اسمٰعیل کی قربانی ثابت کرنے پر کیوں اتنا زور مارتے ہیں ؟ بلا سوچے سمجھے یوُں ہی زبان سے کہہ دینا کہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی دی گئی تھی آسان بات ہے۔ لیکن اضحاق کی قربانی کی طرح حضرت اسمٰعیل کی قربانی کے اثبات پیش کرنا امرِ محال ہے۔ کیونکہ خُدا کی الہامی کتاب توریت اس کی تصدیق نہیں کرتی اور "ابرہام ضعیف اور عمر رسیدہ ہوُا اور خداوند نے سب باتوں میں ابرہام کو برکت بخشی تھی اور ابرہام نے اپنے گھر کے سالخوردہ نوکر (مختار و مشقی الیعزر) سے جو اس کی سب چیزوں کا مختار تھا۔ کہا۔ کہ تُو اپنا ہاتھ ذرا میری ران کے نیچے رکھ کہ مَیں تجھ سے خُداوند کی جو زمین و آسمان کا خُدا ہے۔ قسم لوُں کہ تو کنعانیوں کی بیٹیوں میں سے جن میں مَیں

رہتا ہوں۔ کسی کو میرے بیٹے سے نہیں بیاہے گا۔ بلکہ تو میرے وطن میں میرے رشتہ داروں کے پاس جا کر میرے بیٹے اضحاق کے لئے بیوی لائے گا۔"

سو ابرہام کا سا خورد نوکر اس کے وطن (حاران) میں اُس کے ناتے رشتہ داروں میں گیا اور وہاں سے ابرہام کے بھائی نحورؔ کے بیٹے بتوایل کی بیٹی ربقہ کو اضحاق کے لئے لایا۔

"وہ لڑکی نہایت خوبصورت اور کنواری اور مرد سے ناواقف تھی"۔

ربقہ کے بھائی کا نام لابن تھا۔ اگر ابرہام کے بھائی نحورؔ ابنِ تارح کا کنبہ جو حاران میں رہتا تھا۔ بت پرست ہوتا تو ابرہام اپنے بیٹے اضحاق کے لئے اُن کی بیٹی قبول نہ کرتے۔ نہ حاران میں اپنے خادم کو اُدھر بھیجتے"۔ اور سارہ کی عمر ایک سو ستائیس ۱۲۷ برس کی ہوئی اور سارہ نے قریت اربع میں وفات پائی۔

یہ کنعان میں ہے اور حبرون بھی کہلاتا ہے"۔ "ابرہام نے اپنی بیوی سارہ کو مکفیلہ کے کھیت میں جو ملک کنعان میں ممرے یعنی حبرون کے سامنے ہے دفن کیا۔ چنانچہ وہ کھیت اور وہ غار جو اُس میں تھا۔ بنی حت کی طرف سے گورستان کے لئے ابرہام کی ملکیت قرار دیئے گئے"۔ (پیدائش ۲۳: ۱، ۲، ۱۹)

بزرگ اضحاق چالیس برس کا تھا جب اُس نے ربقہ سے بیاہ کیا۔ اضحاق نے اپنی بیوی کے لئے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خداوند نے اُس کی دعا قبول کی اور اُس کی بیوی ربقہ حاملہ ہوئی اور جب اُس کے وضع حمل کے دن پورے ہوئے تو اُس کے پیٹ میں توام تھے۔ پہلا جو پیدا ہوا اُس کا نام عیسو رکھا۔ دوسرا جو پیدا ہوا۔ اس کا نام یعقوب رکھا۔ جب یہ دونوں بیٹے ربقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔ (پیدائش ۲۵: ۲۱، ۲۶)

... بیاہ کیا تھا۔ اس کا نام قطورہ
تھا۔ اس سے چھ بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں:
زمران اور یقسان اور مدان اور مدیان اور اسباق اور سوخ۔
(پیدائش ۲۵: ۱-۲)

"اور ابرہام نے اپنا سب کچھ اضحاق کو دیا اور اپنی حرموں کے بیٹوں کو ابرہام نے بہت کچھ انعام دے کر اپنے جیتے جی اُن کو اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے مشرق کی طرف یعنی مشرق کے مُلک میں بھیج دیا"
(پیدائش ۲۵: ۵-۶)

سُنّت ابراہیمی

بزرگ ابرہام کو خدا نے یہ حُکم دیا کہ وہ موریاہ کے مُلک میں جا کر موریاہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں وہاں اپنے بیٹے اضحاق کی سوختنی قربانی گذران۔ وہاں پہنچ کر ابرہام نے قربان گاہ بنائی۔

سوختنی قربانی کا مطلب ہے کہ لکڑیوں کو قربان گاہ کے اوپر چُن دے اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھ کر اُن لکڑیوں کے اُوپر رکھ کر ذبح کرے اور اُن لکڑیوں کو آگ سے جلا دے۔ تاکہ ذبیحہ اضحاق لکڑیوں کی آگ میں جل کر راکھ ہو جائے۔ لیکن خدا نے ابرہام کے بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا مہیّا کیا اور اُس نے مینڈھے کو ذبح کیا اور سوختنی قربانی دی۔ ابرہام نے نہ مینڈھا بازار سے خریدا۔ نہ اُسے ذبح کے لئے قصاب کو بُلایا نہ گھر کے اندر قربانی کا مینڈھا ذبح کیا۔

انتقال بزرگ ابرہام

"اور بزرگ ابرہام کی کل عمر جب تک وہ جیتا رہا۔ ایک سو پچھتّر برس ہوئی۔ تب ابرہام نے دم چھوڑ دیا اور خوب بڑھاپے میں نہایت ضعیف اور پوری عمر کا ہو کر وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اور اس کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے مکفیلہ کے غار میں جو ممرے کے سامنے حِتی صُحُر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں ہے۔ اُسے دفن کیا۔ وہ وہی کھیت ہے۔ جسے ابرہام نے بنی حِتّ سے خریدا تھا۔ وہیں ابرہام اور اس کی بیوی سارہ دفن ہوئے۔

اور ابرہام کی وفات کے بعد خدا نے اس کے بیٹے اضحاق کو برکت بخشی اور اضحاق بیرلحی روئی کے نزدیک رہتا تھا۔"

(پیدائش ۲۵: ۷-۱۱)

بزرگ ابرہام زندگی کے آخری دن تک اپنے بیٹے اضحاق ہی کے پاس رہے اور ملکِ کنعان میں وفات پائی۔

بزرگ ابرہام اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کا ملکِ عرب میں جا کر بود و باش اختیار کرنے اور مکہ میں خانہ کعبہ کی تعمیر کا کوئی ذکر بزرگ موسیٰ نے توریت میں قلمبند نہیں کیا۔ کیونکہ ممکن نہ تھا۔ کہ بزرگ ابرہام جس کو خدا نے ملکِ کنعان دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جو بلحاظ آب و ہوا ٹھنڈا دلکش اور سرسبز ملک تھا۔ جس میں بکثرت ہر طرح کا اناج پیدا ہوتا تھا۔ دودھ اور شہد بہتا تھا۔ ایسے اچھے ٹھنڈے خوشگوار موعودہ ملک کو چھوڑ کر کس طرح وہ خدا

سے نافرمان ہو کر گرم ترین ریگستانی ملک میں جا کر آباد ہو سکتے تھے؟ کیونکہ توریت میں ہمارے بزرگ نبی موسیٰ نے لکھا ہے کہ :-

"اور اسمٰعیل کی کل عمر ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس کی ہوئی۔ تب اُس نے دم چھوڑ دیا اور وفات پائی۔ اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اور اُس کی اولاد حویلہ سے شور تک جو مصر کے سامنے اُس راستہ پر ہے۔ جس سے اسور کو جاتے ہیں۔ آباد تھی۔ یہ لوگ اپنے بھائیوں کے سامنے بسے ہوئے تھے"۔

(پیدائش ۲۵: ۱۷-۱۸)

اس مذکورہ حوالہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بنی اسمٰعیل ملک کنعان کی مغربی جانب مصر کے سامنے حویلہ اور شور کے راستہ پر آباد رہتے۔ اور بنی اسرائیل کے ملک کنعان کی طرف آنے سے پیشتر بلکہ بزرگ یوسف کے زمانے سے بھی پہلے ہجرت کر کے ملک مصر میں جا بسے ہوئے۔

توریت کے مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل اور بزرگ ابرہام کبھی ملک عرب میں نہ گئے تھے۔ لیکن ممکن ہے کہ بعد ازاں کسی زمانہ میں بزرگ اسمٰعیل کی نسل کے چند قبیلے مصر سے ہجرت کر کے ملک عرب میں جا کر آباد ہو گئے ہوں۔ لیکن ۳۶۰ بتوں سے بھرے ہوئے مکّہ کے خانہ کعبہ کو تعمیر ابرہام قرار دینا خدا کے ایماندار بندہ بزرگ ابرہام کی شان شایان نہیں۔ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بزرگ یوسف کے بھائیوں نے اُسے مصر کے تاجر اسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیس۲۰ روپے میں بیچ دیا تھا۔ اور وہ یوسف کو مصر میں لے گئے تھے۔ اور مصر کے فرعون بادشاہ کے ایک حاکم سردار فوطیفار

نے فرعون کے لئے اسمٰعیلیوں کے ہاتھ سے یوسف کو خرید لیا تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بزرگ یوسف کے زمانہ میں اسمٰعیل مصر میں آباد تھے اور وہ تجارت پیشہ تھے اور بُت پرست فرعونیوں میں گھل مل گئے ہوں گے (پیدائش ۳۷: ۲۸، ۳۹: ۱) اہل عرب محض لسانی فطرت کے تقاضا کے مطابق اپنے حسب نسب کی سربلندی کی خاطر اپنے آپ کو حضرت اسمٰعیل کی نسل ثابت کرتے ہیں۔ درحالیکہ قرآن مجید سے بھی مکہ شہر کے خانہ کعبہ کی عمارت تعمیر ابرہام ثابت نہیں ہوتی۔ سورہ البقرہ ۱۲۵، ۱۲۷ میں صرف بلد اور بیت کا نام آیا ہے۔ نہ مکہ نہ کعبہ کا کہیں نام آیا ہے۔ حضور صلعم کا ۱۴ سال تک پہلا قبلہ تو بیت المقدس یروشلیم تھا[1]۔ یہ بھی کس طرح ممکن ہے کہ خدا کے ایماندار دوست اور پیارے نبی بزرگ ابرہام نے خدا کے نام پر خدا کی عبادت کے لئے اپنے مبارک ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی ہو۔ اس کو خدا کی عبادت کے لئے مخصوص کیا ہو اور پھر وہ ملک عرب کا ایک بڑا عظیم ۳۶۰ بتوں سے بھرا ہوا بُت خانہ بن جائے؟ اور خدا کی عبادت کا گھر ۳۶۰ بتوں کا گھر بن جائے۔ دیکھو خدا کے نبی بزرگ سلیمان ابن داؤد نے خدا کے حکم سے خدا کے نام پر خدا کی عبادت کے لئے یروشلیم میں ہیکل یعنی خدا کا گھر بیت المقدس تعمیر کیا۔ اور خدا نے اپنے نبی کے ہاتھوں کے کام کو یہ برکت دی کہ کبھی سننے میں نہ آیا کہ ہیکل سلیمانی سینکڑوں بتوں سے بھر دی گئی تھی۔ اور خدا کا نام ہیکل سے مٹ گیا۔ خدا پرست اُمت مٹ گئی اور بُت پرست اُمت غالب آ گئی۔ پھر بزرگ ابرہام تو خدا پر ایمان میں

ھ یہ وہ مسجد ہے جو قبلہ رہا رسولؐ کا (مولانا ظفر علی)

[1] اس کے بعد خانہ کعبہ تعمیر ابرہام کا خیال پیدا ہوا۔ سورہ بقرہ ۱۴۲-۱۴۴

سُلیمان نبی سے بھی بڑے تھے۔ اور خُدا کی برکت بزرگ ابرہام کے ہاتھ میں زیادہ تھی۔

توریت میں یہ ذکر آیا ہے کہ ابرہام نے مُلکِ کنعان کے مقام حبرون میں ایک قربان گاہ بنائی تھی۔ (پیدائش ۱۳: ۱۸)

لیکن قرآن میں بھی یہ ذکر موجود نہیں کہ ابرہام نے مکہ شہر میں خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا۔

اگر بزرگ اسمٰعیل اپنے باپ ابرہام کی وفات کے وقت مُلکِ کنعان سے سینکڑوں میل دُور ملکِ عرب میں آباد ہوتے تو وہ کسی صورت میں بھی مُلکِ عرب سے ملکِ کنعان میں فوراً پہنچ کر اپنے باپ بزرگ ابرہام کے جنازہ اور تجہیز و تکفین کی رسم میں اپنے بھائی اضحاق کے ساتھ شامل نہ ہو سکتے تھے۔ یہ بھی کوئی صداقت اور حق پرستی ہے کہ بزرگ موسیٰ نبی کی قلمبند کردہ الہامی توریت کی صداقت پر تو ایمان کا اقرار کیا جائے۔ لیکن اس کے اندر لکھی موجود الہامی باتوں کو ردّ کر دیا جائے اور اُن کی جگہ غیر الہامی انسانی مفروضہ روایات کو ترجیح دی جائے؟ جن صحیح حقائق کے مطابق بزرگ اسمٰعیل کی جائے سکونت اور تمام خاندانی اور نسلی حالاتِ زندگی توریت میں ہمارے بزرگ نبی موسیٰ نے قلمبند کئے ہیں۔ جن کو بنی اسرائیل قوم ابتداء سے اور مسیحی دُنیا شروع سے برحق تسلیم کرتی چلی آ رہی ہے۔ اس طرح کسی اور کتاب میں ہرگز لکھے موجود نہیں جن کو عالم فاضل محقّقین اور مفکّرین درست اور راست الہام تسلیم کر سکیں۔ ایک نبی کی الہامی صداقت پر مبنی باتوں کی تحریر کو ردّ کرنا حق پرستی نہیں۔

توریت میں ہمارے بزرگ نبی موسیٰ نے بزرگ ابرہام بزرگ اضحاق

بزرگ اسمٰعیل بزرگ یعقوب اور بزرگ یوسف کے متعلق جو جو باتیں الہام الٰہی کی روشنی میں لکھی ہیں۔ اُن کی تردید اور مخالفت کرنا حق پرستوں کو زیب نہیں۔ پھر خدا کے مرسلین اور الہامی کتب پر ایمان رکھنے والوں کو تو مخالفت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ خدا کے بندہ بزرگ موسیٰ نے بزرگ ابرہام کے ایماندار خاندان کے نسب نامہ کے متعلق تمام تاریخی اور سیاسی اور سماجی اور جغرافیائی اور مذہبی حالات کو مدِ نظر رکھ کر بڑی صحت و صداقت کے ساتھ بترتیب تمام باتوں کو توریت میں بذریعہ الہام قلمبند کیا ہے۔ کیونکہ سچے واقعات کی صحت و صداقت میں ایام واقعات اور مقام واقعات کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن فرضی واقعات اور من گھڑت قصے بیان کرنے والے ان باتوں سے بے خبر رہتے ہیں۔ مثلاً بزرگ ابرہام کے باپ دادا کا نسب نامہ، ابرہام کے بھائیوں کے نام اُن کے آبائی ملک کا نام اور کسدیوں کے ملک سے ملک کنعان پہنچنے تک جن شہروں اور ممالک سے اُن کو گزرنا پڑا اُن کے نام۔ اُس کے خاندانی حالات اور اُن کی جائے سکونت، عمر اور مقام وفات، کفن و دفن سب تاریخی واقعات، جغرافیائی لحاظ سے درست ہیں۔ مخالفین توریت کے پاس بزرگ ابرہام کے متعلق ایسی شہادتیں موجود نہیں جیسے کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی پیدائش کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی۔ حالانکہ اُس کی پیدائش داؤد کے شہر بیت الحم میں ہوئی تھی۔ اور فرشتوں میں آسمان و زمین پر خوشیاں منائی گئیں تھیں۔ (انجیل لوقا ۲: ۱۳-۱۴)

آج انسان کی اخلاقی اور سماجی خرابیوں کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ متعصب لوگ خدا تعالےٰ کی آسمانی الہامی کتابوں یعنی بائبل کو اور اُس

کی پاکیزہ تعلیمات کو حقیر و ناچیز سمجھ کر بلا خوفِ خدا اُن پر الزام تراشی کرتے ہیں۔ مذہبی اور انسانی حقوق اور خیالات کی آزادی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر بڑے غلط انداز سے ہماری الہامی کتابوں پر تبصرہ کرتے ہیں۔

جب خدا کے کلامِ الٰہی کی توہین کا یہ عالم ہو اور ان کے لئے اُن کی یہ جرأت باعثِ شرم وندامت نہ ہو تو پھر وہ انسانی نصیحت اور بزرگوں، اُستادوں اور والدین کی ہدایت کو کس طرح پلے باندھ سکتے ہیں؟ عوام الناس میں اخلاقی خرابیوں اور بغاوت کی یہی وجہ ہے کہ اظہارِ خیالات کی آزادی میں خرابیاں اور مذہبی آزادی میں غلط بیانیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ خرابیاں انسانی زندگی کے اچھے اخلاقی اصولوں کے سراسر منافی ہیں۔ مذہبی متعصب شخص حق کی پہچان تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ غیر جانب دار شخص حق کی پہچان تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس دوائی کو حقیر سمجھتے ہیں۔ وہی ان کے مرض کا علاج بن سکتی ہے۔

چنانچہ بزرگ ابرہام اور اُس کے پیارے بیٹے اضحاق اور اس کے بیٹے یعقوب کی نسل یعنی بنی اسرائیل قوم کو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق جو جو برکتیں نبوّت و رسالت کی فضیلت بادشاہی حکومت، غلبہ، اختیار اقتدار اور سرفرازی بخشی تھی؛ وہ تمام حالات بڑی صحت و صداقت اور تفصیل و ترتیب کے ساتھ کتابِ مقدس میں آج بھی قلمبند موجود و محفوظ ہیں۔ اور خدا کے ایمان داروں کے پاس اُس کے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں توریت و قرآن سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ بزرگ ابرہام کو اضحاق سے زیادہ اسمٰعیل پیارے تھے۔

خدا تعالےٰ نے اپنے ابدی عہد کے مطابق اپنی برکتوں اور بخششوں کے جو وعدے اپنے ایماندار بندہ ابرہام سے کئے تھے۔ ان کی یاد دہانی ایماندار بزرگ اضحاق کے آگے بھی کی تھی یوں لکھا ہے کہ:۔

"اور اُس ملک میں اُس پہلے کال کے علاوہ جو ابرہام کے ایّام میں پڑا تھا۔ پھر کال پڑا تب اضحاق جرار کو فلستیوں کے بادشاہ ابی ملک کے پاس گیا۔ اور خداوند نے اُس پر ظاہر ہو کر کہا کہ مصر کو نہ جا۔ بلکہ جو مُلک میں تجھے بتاؤں اس میں رہ۔ تُو اسی مُلک میں قیام رکھ اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ اور تجھے برکت بخشوں گا۔ کیونکہ میں تجھے اور تیری نسل کو یہ سب ملک دوں گا۔ اور میں اُس قسم کو جو میں نے تیرے باپ ابرہام سے کھائی پورا کروں گا۔ اور میں تیری اولاد کو بڑھا کر آسمان کے تاروں کی مانند کروں گا۔ اور یہ سب ملک تیری نسل کو دوں گا۔ اور زمین کی سب قومیں تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔ اس لئے کہ ابرہام نے میری بات مانی اور میری نصیحت اور میرے حکموں اور آئین و قوانین پر عمل کیا۔ پس اضحاق جرار میں رہنے لگا۔"

(پیدائش ۲۶ : ۱-۶)

توریت و قرآن میں خدا تعالےٰ کی حضرت اسمٰعیل اور بنی اسمٰعیل کی طرف کوئی خاص توجہ نظر نہیں آتی۔ بلکہ خدا کی ساری توجہ بنی اسرائیل کی طرف لگی نظر آتی ہے۔ چنانچہ از روئے قرآن انبیائے آل اضحاق

کا ہی ذکرِ خیر ہر دم اہلِ اسلام کے وِردِ زبان رہتا ہے۔

خداوند نے موسیٰ سے کہا:۔

"تو فرعون کو کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔

اور میں تجھے کہہ چکا ہوں۔

کہ میرے بیٹے کو جانے دے۔

تاکہ وہ میری عبادت کرے"۔

(خروج ۴: ۲۲، ۲۳)

Scanned with CamScanner

بُزرگ یعقوبؑ

خُدا تعالےٰ نے اپنی حیات کی قسم کھا کر برکتوں اور بخششوں اور مُلک کنعان کے حصُول کے لئے جو عظیم اور جلیل وعدے بزرگ ابرہام اور اُس کے بعد بُزرگ اضحاق سے کئے تھے ۔ بُزرگ یعقوبؑ کو بھی اُن کی یاد دہانی کر دی ۔ لیکن خُدا تعالیٰ نے یہ تمام وعدے فقط بُزرگ یعقوبؑ یعنی بنی اسرائیل قوم تک ہی محدُود رکھے تھے ۔ یوں لکھا ہے کہ :۔

" اور یعقوبؑ بیر سبع سے نکل کر حاران کی طرف چلا اور ایک جگہ پہنچ کر ساری رات وہیں رہا کیونکہ سُورج غرُوب ہو گیا تھا اور اُس نے اُس جگہ کے پتھروں میں سے ایک اُٹھا کر اپنے سرہانے دھر لیا اور اسی جگہ سونے کو لیٹ گیا ۔ اور خواب میں کیا دیکھتا ہے ۔ کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے ۔ اور اُس کا سرا آسمان تک پہنچا ہُوا ہے ۔ اور خُدا کے فرشتے اُس پر سے چڑھتے اُترتے ہیں ۔ خُداوند اس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے ۔ کہ مَیں خُداوند تیرے باپ ابرہام کا خُدا اور اضحاق کا خُدا ہُوں ۔ مَیں یہ زمین جس پر تُو لیٹا ہے ۔ تجھے اور تیری نسل کو دُوں گا اور تیری نسل زمین کے گرد کے ذرّوں کی مانند ہو گی اور تُو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا ۔ اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے اور دیکھ مَیں

تیرے ساتھ ہوں۔ اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری
حفاظت کروں گا۔ اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا۔
اور جو کچھ میں نے تجھ سے کہا ہے۔ جب تک اُسے پورا
نہ کر لوں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ تب یعقوب جاگ اُٹھا۔ اور
کہنے لگا کہ یقیناً خداوند اس جگہ ہے اور مجھے تو معلوم
نہ تھا اور اُس نے ڈر کر کہا۔ یہ کیسی بھیانک جگہ ہے۔
یہ خدا کے گھر اور آسمان کے آستانہ کے سوا اور کچھ
نہ ہو گا۔ اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اُس پتھر کو
جسے اُس نے اپنے سرہانے دھرا تھا لے کر ستون کی طرح
کھڑا کیا۔ اور اُس کے سرے پر تیل ڈالا۔ اور اُس جگہ
کا نام بیت ایل رکھا۔ لیکن پہلے اُس بستی کا نام لُوز تھا"

(پیدائش ۲۸ : ۱۰ - ۱۹)

خدا تعالےٰ اپنے ایماندار بندوں کو عزت اور بڑی برکت
بخشتا ہے۔ خدا نے ابرام کا نام ابرہام رکھا۔ اور ساری کا نام
سارہ رکھا اور بزرگ یعقوب کا نام اسرائیل رکھا۔ سو آج تک
یہ نام مشہور چلے آ رہے ہیں۔ بزرگ یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ اُن
کے نام یہ ہیں :-

یعقوب کا پہلوٹھا رُوبن۔ شمعون اور لاوی اور یہوداہ
اور اشکار اور زبولون۔ یوسف اور بنیمین۔ دان اور
نفتالی۔ جد اور آشر۔

"اور یعقوب ممرے میں جو قریت اربع یعنی حبرون ہے۔ جہاں

ابرہام اور اضحاق نے ڈیرہ کیا تھا۔ اپنے باپ اضحاق
کے پاس آیا۔ اور اضحاق ایک سو اسی ۱۸۰ برس کا ہوا۔ تب
اضحاق نے دم چھوڑ دیا۔ اور وفات پائی اور بوڑھا اور
پوری عمر کا ہو کر اپنے لوگوں میں جا ملا اور اس کے
بیٹوں عیسو اور یعقوب نے اسے دفن کیا۔"

(پیدائش ۳۵: ۲۷-۲۹)

"اور عیسو اپنی بیویوں اور بیٹے بیٹیوں اور اپنے گھر کے
سب نوکر چاکروں اور اپنے چوپایوں اور تمام جانوروں
اور اپنے سب مال اسباب کو جو اس نے ملک کنعان میں
جمع کیا تھا، لے کر اپنے بھائی یعقوب کے پاس سے ایک
دوسرے ملک کو چلا گیا، کیونکہ ان کے پاس اس قدر سامان
ہو گیا تھا کہ وہ (یعقوب اور عیسو) ایک جگہ رہ نہیں
سکتے تھے اور ان کے چوپایوں کی کثرت کے سبب سے اس
زمین میں جہاں ان کا قیام تھا گنجائش نہ تھی۔ پس عیسو جسے
ادوم بھی کہتے ہیں۔ کوہ شعیر میں رہنے لگا اور عیسو جو کوہ
شعیر کے ادومیوں کا باپ ہے۔" (پیدائش ۳۶: ۶-۹)

بزرگ یعقوب کی وفات ملک مصر میں ہوئی اور یعقوب یعنی اسرائیل نے
اپنے تمام بیٹوں کو ان کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق ان کو نام
بنام برکت دی۔

اس نے ان کو حکم کیا اور کہا کہ میں اپنے لوگوں میں شامل ہونے
پر ہوں۔ مجھے میرے باپ دادا کے اس مغارہ میں جو عفرون حتی کے کھیت

میں ہے دفن کرنا یعنی اُس مغارہ میں جو مُلک کنعان میں ممرے کے سامنے
مکفیلہ کے کھیت میں ہے۔ جسے ابرہام نے کھیت سمیت عفرون حتی سے
مول لیا تھا۔ تاکہ گورستان کے لئے وہ اُس کی ملکیت بن جائے۔ وہاں
اُنہوں نے اضحاق اور اس کی بیوی ربقہ کو دفن کیا۔ اور وہیں مَیں نے بھی
لیاہ کو دفن کیا۔ یعنی اُسی کھیت کے مغارہ میں جو بنی حت سے خریدا
تھا۔

اور جب یعقوبؑ اپنے بیٹوں کو وصیّت کر چکا تو اُس نے اپنے
پاؤں بچھونے پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ دیا۔ اور اپنے لوگوں میں
جا ملا۔ تب یوسف اپنے باپ کے مُنہ سے لپٹ کر اس پر رویا۔
اور اُس کو چُوما۔ اور یوسف نے طبیبوں کو جو اُس کے نوکر تھے اپنے
باپ کی لاش میں خوشبُو بھرنے کا حُکم دیا۔ سو طبیبوں نے اسرائیل کی
لاش میں خوشبُو بھری۔ اور اُس کے چالیس دن پورے ہوئے
کیونکہ خوشبُو بھرنے میں اتنے ہی دن لگتے ہیں۔ اور مصری اس کے
لئے ستّر دن تک ماتم کرتے رہے"۔ (پیدائش ۴۹: ۲۹-۳۳و ۵۰: ۱-۳)

اور بزرگ یعقوبؑ نے ایک سو سینتالیس برس عمر پائی۔

"اور یعقوبؑ کے بیٹوں نے جیسا اُس نے اُن کو حکم کیا تھا
ویسا ہی اُس کے لئے کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے اُسے مُلک
مصر سے مُلک کنعان میں لے جا کر ممرے کے سامنے
مکفیلہ کے کھیت کے مغارہ میں جسے ابرہام نے عفرون
حتی سے خرید کر گورستان کے لئے اپنی ملکیت بنا لیا تھا
دفن کیا"۔ (پیدائش ۵۰: ۱۲-۱۳)

یعقوبؑ کے توام بھائی عیسوٗ کی اولاد بنی عیسو کوہِ شعیر کے میدان میں رہتے تھے۔ جب موسیٰ کی قیادت میں بنی اسرائیل قوم ملکِ کنعان کے مغربی حصّہ میں پہنچی تو موسیٰ نے کہا:۔

"جیسا خُداوند نے مجھے حُکم دیا تھا۔ اُس کے مطابق ہم لوٹے اور بحرِ قلزم کی راہ سے بیابان میں آئے اور بہت دنوں تک کوہِ شعیر کے باہر باہر چلتے رہے۔ تب خُداوند نے مجھ سے کہا کہ تم اس پہاڑ کے باہر باہر بہت چل چکے۔ شمال کی طرف مُڑ جاؤ۔ اور تو اُن کو تاکید کر دے کہ تم کو بنی عیسوٗ تمہارے بھائی جو شعیر میں رہتے ہیں۔ اُن کی سرحد کے پاس سے ہو کر جانا ہے۔ اور وہ تم سے ہراساں ہوں گے۔ سو تم خوب احتیاط رکھنا اور اُن کو مت چھیڑنا کیونکہ اُن کی زمین میں سے پاؤں دھرنے کی جگہ بھی تم کو نہیں دوں گا۔ اسلئے کہ میں نے کوہِ شعیر عیسو کو میراث میں دیا ہے۔" (استثنا ۲:۱۔۵ و ۸ و ۲۲ و ۲۹)

جب بنی اسرائیل دشتِ فاران میں آئے تو اُنہوں نے یہ ذکر نہ کیا کہ دشتِ فاران میں بنی اسمٰعیل رہتے ہیں۔"

(گنتی ۱۳: ۳، ۲۹)

کوہِ حورب، کوہِ سینا، دشتِ فاران، کوہِ شعیر ایسے مقدّس مقامات ہیں۔ جن پر خُدا تعالےٰ ہمارے بزرگ نبی موسیٰ پہ جلوہ گر اور ہم کلام ہوتا رہا۔

(خروج ۳:۱، ۲ خروج ۱۹: ۱۸ گنتی ۱۳: ۳ و ۹: ۱)

اسی لئے موسیٰ نے اپنی زندگی کے آخری خطبہ میں بنی اسرائیل کے آگے خدا کے نُور ظہور کا ذکر کیا کہ :-

"خداوند سینا سے آیا (تھا) اور شعیر سے اُن پہ آشکارا ہُوا (تھا) - وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا (تھا) اور لاکھوں قدسیوں (فرشتوں) میں سے آیا (تھا) (استثنا ۳۳ : ۲)

اس مذکورہ آیت میں بزرگ موسیٰ پہ خداوند خدا کے جلوہ گر ہونے کا ذکر ہے نہ کہ کسی خاکی بشر کی آمد کی طرف کوئی اشارہ اور پیش گوئی ہے۔ کیونکہ یہاں لفظ خداوند کی آمد کا ذکر ہے نہ کہ کسی خاکی بشر کا

سو معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل قوم کے مُلکِ کنعان میں داخل ہونے سے پیشتر ہی بنی اسمٰعیل قوم فاران کے بیابان سے ہجرت کر کے مُلکِ مصر میں جا چکی تھی۔ کیونکہ بزرگ یوسف کے مصر میں فروخت کئے جانے کے وقت اسمٰعیلی تاجر وہاں موجود تھے۔ (پیدائش ۳۷ : ۲۶ - ۲۸) اور اسمٰعیلی تاجر یوسف کو مصر لے گئے تھے اور فرعونِ مصر کے ایک حاکم سردار فوطیفار نے یوسف کو اُن اسمٰعیلی تاجروں کے ہاتھ سے فرعونِ مصر کے لئے خرید لیا تھا۔ (پیدائش ۳۹ : ۱)

بزرگ یوسف

”اور یوسف اور اُس کے گھر کے لوگ مصر میں رہے۔ اور یوسف ایک سو دس برس تک جیتا رہا اور یوسف نے اپنے بیٹے افرائیم کی اولاد تیسری پشت تک دیکھی اور منسیٰ کے بیٹے مکیر کی اولاد کو بھی یوسف نے اپنے گھٹنوں پر کھلایا اور یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا۔ میں مرتا ہوں اور خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا۔ اور تم کو اِس ملک مصر سے نکال کر اُس ملک میں پہنچائے گا۔ جس کے دینے کی قسم اُس نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے کھائی ہے اور یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لے کر کہا۔ کہ خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا۔ سو تم ضرور ہی میری ہڈیوں کو یہاں سے لے جانا اور یوسف نے ایک سو دس برس کا ہو کر وفات پائی۔ اور اُنہوں نے اُس کی لاش میں خوشبو بھری اور اُسے مصر میں ہی تابوت میں رکھا۔

اور بنی اسرائیل کو مصر میں بود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس برس ہوئے تھے۔ اور اُن چار سو تیس برسوں کے گزر جانے پر ٹھیک اُسی روز خداوند کا سارا لشکر مُلک مصر سے نکل گیا۔ یہ وہ رات ہے۔ جسے خداوند کی خاطر ماننا بہت مناسب ہے۔ کیونکہ اس میں وہ

ان کو ملک مصر سے نکال لایا۔ خداوند کی یہ وہی
رات ہے جسے لازم ہے کہ سب بنی اسرائیل نسل در
نسل خوب منائیں"۔

(خروج ۱۲: ۴۰-۴۲)

اسی طرح اہلِ اسلام بھی ماہِ رمضان میں شبِ قدر مناتے
ہیں۔ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اسرائیلی مصر سے فرعون
کی غلامی سے آزادی کی تاریخی رات کی یادگار میں شکرگذاری
کی عبادت کی رات مناتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بزرگ موسیٰ

"جب خُدا وند خُدا اپنے قوی بازو کے زور اور معجزانہ قدرت سے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل قوم کو بزرگ موسیٰ کی قیادت میں ملک کنعان کی طرف نکال لے آیا۔ تو انہوں نے یوسف کی ہڈیوں کو جن کو بنی اسرائیل مصر سے اپنے ساتھ لیکر آئے تھے "سکم" میں اس زمین کے قطعہ میں دفن کیا جسے یعقوب نے سکم کے باپ حمور کے بیٹوں سے چاندی کے سو سکوں میں خریدا تھا اور وہ زمین بنی یوسف کی میراث ٹھہری"۔

(پیدائش ۳۳: ۱۹ یشوع ۲۴: ۳۲)

"موسیٰ چالیس برس کا تھا جب وہ فرعون کے ڈر سے ملک مصر سے بھاگ کر ملک مدیان میں چلا گیا تھا۔ اور وہ مدیان کے کاہن یترو کے ہاں ٹھہرا کیونکہ موسیٰ اُس کاہن کے ساتھ رہنے کو راضی ہو گیا۔ تب اُس نے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو بیاہ دی۔ اور اُس کے ایک بیٹا ہوا۔ اور موسیٰ نے اس کا نام جیرسوم رکھا" دوسرے بیٹے کا نام الیعزر رکھا تھا"۔ (خروج ۱۸: ۳-۴)

موسیٰ چالیس برس مدیان میں رہا۔

اور موسیٰ اپنے خسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تھا بھیڑ بکریاں چراتا تھا۔ اور وہ بھیڑ بکریوں کو ہنکاتا ہوا ان کو بیابان کی پرلی طرف سے خُدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک لے آیا۔

خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک جھاڑی میں آگ لگی ہوئی ہے پر وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی تب موسیٰ نے کہا میں اب ذرا اُدھر کترا کر اس بڑے منظر کو دیکھوں کہ وہ جھاڑی کیوں نہیں جل جاتی۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو کترا کر آ رہا ہے۔ تو خدا نے اُسے جھاڑی میں سے پکارا اور کہا اے موسیٰ اے موسیٰ! اُس نے کہا میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا۔ اِدھر پاس مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اتار کیونکہ جس جگہ تو کھڑا ہے۔ وہ مقدس زمین ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا یعنی ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔ اور خداوند نے کہا۔ میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں خوب دیکھی اور اُن کی فریاد جو بیگار لینے والوں کے سبب سے ہے سُنی اور میں اُن کے دُکھوں کو جانتا ہوں۔ اور میں اُترا ہوں کہ اُن کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اُس ملک سے نکال کر اُن کو ایک اچھے اور وسیع ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ یعنی کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے ملک میں پہنچاؤں۔

(خروج ۳: ۲-۸)

اس وقت موسیٰ کی عمر اسّی ۸۰ برس تھی۔ غور کریں کہ خداوند نے بار بار بزرگ موسیٰ کے آگے بڑے فخر سے اپنے وعدے کو اور اس بات کو دُہرایا

کہ مَیں ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔
"اور بنی اسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیدل سفر کیا اور
بال بچوں کو چھوڑ کر وہ کوئی چھ لاکھ مرد تھے۔"
(خروج ۱۲: ۳۷)

بنی اسرائیل بزرگ موسیٰ کی قیادت میں چالیس برس ملک کنعان کے ارد گرد گھومتے اور سفر کرتے رہے اور دریائے یردن کے کنارے انہوں نے ڈیرے ڈالے۔ اور موسیٰ نے اُن سے کہا کہ میں آج کے دن ایک سَو بیس برس کا ہوں۔ میں اب چل پھر نہیں سکتا۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا ہے کہ تُو اِس یردن پار نہیں جائے گا۔ سو خداوند تیرا خدا ہی تیرے آگے آگے پار جائے گا۔ اور وہی اُن قوموں کو تیرے آگے سے فنا کرے گا۔ اور تُو اُن کا وارث ہو گا۔ پھر موسیٰ نے یشوع کو بُلا کر سب اسرائیلیوں کے سامنے اس سے کہا کہ تُو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اس قوم کے ساتھ اس ملک میں جائے گا جس کو خداوند نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر دینے کو کہا تھا۔ اور تُو اُن کو اُس کا وارث بنائے گا۔ اور خداوند ہی تیرے آگے آگے چلے گا۔ وہ تیرے ساتھ رہے گا۔ وہ تجھ سے نہ دست بردار ہو گا۔ نہ تجھے چھوڑے گا۔ سو تُو خوف نہ کر اور بے دل نہ ہو۔" (استثنا ۳۱: ۱-۸)

"اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی رُوح سے معمور تھا کیونکہ
موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تھے۔ اور بنی اسرائیل
اُس کی بات مانتے رہے۔" (استثنا ۳۴: ۹)
"اور خداوند کے بندہ موسیٰ کی وفات کے بعد ایسا ہوا کہ
خداوند نے اُس کے خادم نون کے بیٹے یشوع سے کہا۔ میرا

بندہ مُوسیٰ مر گیا ہے۔ سو اب تُو اُٹھ اور ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر اس یردن کے پار اُس مُلک میں جا۔ جسے مَیں اُن کو یعنی بنی اسرائیل کو دیتا ہُوں۔ جس جس جگہ تمہارے پاؤں کا تلوا ٹِکے اس کو جیسا مَیں نے مُوسیٰ سے کہا۔ مَیں نے تم کو دیا ہے .... جیسے مَیں مُوسیٰ کے ساتھ تھا۔ ویسے ہی تیرے ساتھ رہوں گا۔ مَیں نہ تجھ سے دست بردار ہوں گا اور نہ تجھے چھوڑوں گا۔ سو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اِس قوم کو اُس مُلک کا وارث کرائے گا۔ جسے مَیں نے اُن کو دینے کی قسم اُن کے باپ دادا سے کھائی۔ تُو فقط مضبوط اور نہایت دلیر ہو جا کہ احتیاط رکھ کر اُس ساری شریعت پر عمل کرے۔ جس کا حکم میرے بندہ مُوسیٰ نے تجھ کو دیا۔ اُس سے نہ دہنے ہاتھ مڑنا اور نہ بائیں تاکہ جہاں کہیں تُو جائے تجھے خوب کامیابی حاصل ہو۔

شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ دن رات اسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اُس سب پر تُو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی۔ اور تو خُوب کامیاب ہو گا۔ کیا مَیں نے تجھ کو حکم نہیں دیا؟ سو مضبوط ہو جا۔ اور حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کھا اور بے دل نہ ہو کیونکہ خداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تُو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔" (یشوع ۱:۱-۹)

چنانچہ خدا کے الفاظ میں شریعت کی یہ کتاب احاطۂ تحریر میں آ چکی تھی۔
لیکن ملک کنعان کی فتوحات کے دنوں یشوعؔ نبی نے

"تو وہ عیبال پر خداوند اسرائیل کے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا

. . . .

اور انہوں نے اُس پر خداوند کے حضور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کے ذبیحے گذرانے اور اُس نے وہاں اُن پتھروں پر موسیٰ کی شریعت کی جو اُس نے لکھی تھی سب بنی اسرائیل کے سامنے ایک نقل کندہ کی"۔ (یشوع ۸: ۳۰-۳۲)

وہ نبی جب خداوند خدا کوہِ سینا پر بادل کی گرج، بجلی کی چمک، قرنا کی آواز اور دھواں اور آگ کی تجلّی میں جلوہ گر ہوا۔ تو موسیٰ کوہِ سینا کے اوپر خدا کی حضوری میں موجود تھا۔ اور خدا نے اُس آگ کی تجلّی میں شریعت کے جو دس احکام دیئے۔ وہ آتشی شریعت کہلاتے ہیں۔ جو شریعت کی کتاب خروج ۲۰: ۱ تا ۱۷ میں قلمبند ہیں۔ اُس وقت ساری قوم بنی اسرائیل کوہِ سینا کے گرداگرد جمع تھی اور وہ خدا کے جلال کے دہشتناک منظر کو دیکھ کر ڈرے اور خوفزدہ ہوئے تو بعد ازاں ساری قوم نے مجمع کے دن حورب میں موسیٰ سے کہا:-

"تو ہم سے باتیں کیا کر اور ہم سُن لیا کریں گے۔ لیکن خدا ہم سے باتیں نہ کرے تا نہ ہو کہ ہم مر جائیں"۔
(خروج ۲۰: ۱۸-۱۹)

تب خدا نے موسیٰ کو ایک نبی کی خوشخبری سنانے کا حکم دیا کہ اُن

سے کہو کہ تم جو آگ کی بڑی تجلی میں خدا کے نور و ظہور کے وقت
براہ راست کلام الٰہی سننے کے ڈر سے خوفزدہ ہوئے ہو۔ آئندہ
خداوند تمہارے لئے موسیٰ کی مانند ایک ایسا عظیم موعود نبی
برپا کرے گا۔ جس میں خدا تعالیٰ کی کامل ذاتِ الٰہی کا نور و ظہور
مجسم جلوہ گر ہو گا۔ گویا خداوند خدا اب ایک کامل نبی کی
کامل انسانی صورت میں جلوہ گر ہو کر تم سے کلام کرے گا تاکہ
تم کو براہِ راست خدا کے جلال میں خدا کا کلامِ الٰہی سننے سے
ڈر کر خوفزدہ نہ ہونا پڑے۔

تب خداوند نے موسیٰ سے کہا تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ:-
"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی
تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے
گا۔ تم اس کی سننا۔ یہ تیری اس درخواست کے مطابق
ہو گا۔ جو تو نے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی
تھی کہ مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی
پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو۔ تاکہ
میں مر نہ جاؤں۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا۔ کہ
وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے
لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی
برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں
گا۔ جو کچھ میں اسے حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے
گا۔"

(استثنا ۱۵: ۱۵-۱۸)

Scanned with CamScanner

موسیٰ کی مانند اُس موعودہ نبی کی آمد کا اوّلین مقصد حیات یہ تھا۔ کہ جس طرح موسیٰ نے قوم بنی اسرائیل کی رہنمائی اور رہبری کی۔ اُسی طرح وہ موعودہ نبی اوّل قوم اسرائیل کے لئے اور غیر اقوام کے لئے رہبری اور رہنمائی کرے گا۔ لیکن جنگِ خیبر میں بنی قریظہ کے سات سو یہودیوں کے ساتھ جو سلوک ہوا۔ یہودیوں کے ساتھ موعودہ نبی کو ایسا سلوک کرنے کا کوئی حکمِ الٰہی نہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ ایسے واقعات احادیث اور تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔

چنانچہ بزرگ موسیٰ کے بعد صدیوں تک یعنی خداوند یسوع مسیح کی آمد تک متعدد انبیاء مبعوث ہوئے۔ لیکن کسی نبی نے یہ جرأت نہ کی۔ کہ وہ موسیٰ کی پیشگوئی کے مصداق اپنی ذات کو وہ موعودہ نبی منسوب کرتے۔ کیونکہ وہ تمام انبیاء محض خاکی انسان تھے۔ اور محض نبی تھے۔ وہ ذاتِ الٰہی کا ظہور نہ تھے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح نے اپنی آمد پر تمام یہودیوں کو اعلانیہ بتا دیا کہ:۔

"اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے"۔

(انجیل یوحنا ۵ : ۴۶)

ایک جگہ فرمایا کہ:۔

"ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں۔ پوری ہوں"۔

(انجیل لوقا ۲۴ : ۴۴)

چنانچہ مسیح خداوند کے یہودی شاگردوں اور دیگر متعدد یہودیوں

Scanned with CamScanner

نے تسلیم کیا اور کہا کہ :۔

۱۔ "جس کا ذکر موسیٰ کی توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو مِل گیا وہ یسوع ناصری ہے"۔
(انجیلِ یوحنا ۱ : ۴۵)

۲۔ " جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے"۔
(انجیلِ یوحنا ۶ : ۱۴)

۳۔ "بے شک یہی وہ نبی ہے"۔
(یوحنا ۷ : ۴۰) موعودہ نبی

چنانچہ اِنجیلِ مُقدّس کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مسیح خُداوند ایک کامل بے عیب، بے گناہ، مولودِ مُقدّس نبی تھے۔ ایک کامل موعودہ مسیح بھی تھے، ایک انسانِ کامل اور ذاتِ الٰہی کا کامل ظہور و تجسّم بھی تھے۔ اپنے آسمانی اُلوہیت کے جلالی مقام اور اختیارات اور پاکیزگی کی بابت فرمایا کہ :۔

"تم میں کون مجھ میں گناہ ثابت کرتا ہے؟ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے"؟ (یوحنا ۸ : ۴۶)

۱۔ " مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (یوحنا ۱۰ : ۳۰)

یعنی عالمِ توحید میں باپ اور بیٹا واحد خُدا ہیں۔

۲۔ " مَیں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہوں۔ پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں"۔
(یوحنا ۱۶ : ۲۸)

۳۔ "جس نے مجھے دیکھا۔ اُس نے باپ کو دیکھا۔

یَں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ....
لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے"۔
(یُوحنا ۱۴: ۹-۱۰)

۴۔ "مَیں خُدا کے پاس سے آیا اور خُدا ہی کے پاس جاتا ہُوں"۔ (یُوحنا ۱۳: ۳)

۵۔ "مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ گناہ کا غلام ہے۔ اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا۔ بیٹا ابد تک رہتا ہے۔ پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے"۔ (یُوحنا ۸: ۳۴-۳۶)

۶۔ "تم جانو کہ ابنِ آدم (مجھ یسُوعؑ) کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے"۔ (انجیل مُرقس ۲: ۱۰)

۷۔ "میرا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہُوں۔ اور باپ مجھ میں"۔
(انجیل یوحنا ۱۴: ۱۱)

وہ شخص جو محض ایک بشر اور نبی ہو۔ وہ اتنے بڑے بڑے الٰہی اختیارات کے دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ تمام انبیاء کرام محض بشر اور انسان تھے۔
مسیح خُداوند نے اپنی کامل نبوّت اور اپنی عالمگیر فتح مند صلیبی موت کے جائے مقام کی بابت فرمایا:۔

"کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلیم سے باہر ہلاک ہو"۔
(انجیل لُوقا ۱۳: ۳۳)

ذاتِ الٰہی ایک عجیب پاک اور بے عیب جلالی آسمانی ہستی ہے۔ اس لئے ذاتِ الٰہی کے ظہور و تجسّم کے لئے ایک بے گناہ نبی کی پاکیزہ ذات، موعُود

مقدس بے عیب ہستی اور ایک بے داغ انسانِ کامل کی ضرورت تھی۔ کیونکہ کسی گنہگار انسانی صورت میں مقدس ذاتِ الٰہی کا ظہور و تجسم ممکن نہیں۔ آگ کی تجلی اشرف المخلوقات نہیں بلکہ انسانِ کامل خدا کی صورت اشرف المخلوقات ہے۔ اگر آگ کی تجلی میں ذاتِ الٰہی کا ظہور و دیدار ممکن اور واجب التسلیم ہے تو پھر اشرف المخلوقات انسانِ کامل کی صورت میں آسمانی ذاتِ الٰہی کے ظہور و تجسم دیدار و کلام کو برحق تسلیم و قبول کر لینا تو ہر لحاظ سے ممکن اور عین حق پرستی ہے۔ کیونکہ پاک نوشتوں کے مطابق ذاتِ الٰہی کے ظہور و تجسم کے لئے مسیح خداوند ہی ایک واحد وسیلہ تھا۔

بزرگ ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کی خدا کے حضور مقبولیت اور اُن کی ابدی زندگی کا مسیح خداوند نے مکاشفہ بیان کیا اور قیامت کے منکر صدوقیوں کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:۔

قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے"۔

"لیکن اس بات کو کہ مُردے جی اُٹھتے ہیں۔

موسیٰ نے بھی جھاڑی کے ذکر میں ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ وہ خداوند کو ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا کہتا ہے۔ لیکن خدا مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔ کیونکہ اُس کے نزدیک سب زندہ ہیں"۔

(انجیل متی ۲۲: ۳۰ لوقا ۲۰: ۳۷۔۳۸)۔

خداوند خدا نے تارح کے بیٹے ابرہام اور اُس کی نسل میں جن جن کو ایمان میں راستباز اور راسخ الاعتقاد پایا۔ بڑے فخر سے اُن کا ذکر بار بار

کتابِ مقدس میں کہا ہے کہ میں ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ لیکن تارح کے بیٹے ابرہام اور ابرہام کے بیٹے اضحاق اور اضحاق کے بیٹے یعقوب اور یعقوب کے بیٹے یوسف کے علاوہ جن جن اسرائیلیوں کو ایمان میں کامل راستباز اور مضبوط پایا۔ اُن کو خدا نے ہمارے لئے جائے عبرت ٹھہرایا ہے۔ خدا کے ایمانداروں کا احوال انجیلِ مُقدس میں ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے کہ:۔

"بغیر ایمان کے اُس (خدا) کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اسلیئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیئے۔ کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ ایمان ہی کے سبب سے نُوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں۔ ہدایت پا کر خُدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے کشتی بنائی۔ جس سے اُس نے دُنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا وارث ہُوا۔ جو ایمان سے ہے۔ ایمان ہی کے سبب سے ابرہام جب بُلایا گیا تو حُکم مان کر اُس جگہ چلا گیا۔ جسے میراث میں لینے والا تھا اور اگرچہ جانتا نہ تھا کہ مَیں کہاں جاتا ہُوں تو بھی روانہ ہو گیا۔ ایمان ہی سے اُس نے مُلکِ موعُود میں اس طرح مُسافرانہ طور پر بُودوباش کی کہ گویا غیر مُلک ہے اور اضحاق اور یعقوب سمیت جو اُس کے ساتھ اُسی وعدہ کے وارث تھے۔ خیموں میں سکونت کی کیونکہ وہ اُس پائیدار شہر کا اُمیدوار تھا۔ جس کا معمار اور بنانے والا خُدا ہے[1]۔ ایمان ہی سے سارہ نے بھی سِن یاس

[1] اشارہ مسیح خُداوند کے تیار کردہ آسمانی مُلک موعُود کی طرف ہے۔

Scanned with CamScanner

کے بعد حاملہ ہونے کی طاقت پائی۔ اس لئے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا۔ پس ایک شخص سے جو مُردہ سا تھا۔ آسمان کے ستاروں کے برابر کثیر اور سمندر کے کنارے کی ریت کے برابر بیشمار اولاد پیدا ہوئی"

(انجیل خط عبرانیوں ۱۱ : ۶-۱۲)

" ایمان ہی سے ابرہام نے آزمائش کے وقت اضحاق کو نذر گذرانا اور جس نے وعدوں کو سچ مان لیا تھا وہ اُس اکلوتے کو نذر کرنے لگا۔ جس کی بابت یہ کہا تھا کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی۔ کیونکہ وہ سمجھا کہ خُدا مُردوں میں سے جلانے پر بھی قادر ہے۔ (یعنی کہ اگر میں اپنے بیٹے کو ذبح کر کے سوختنی قربانی کے طور پر آگ میں جلا دوں گا۔ تو بھی میرا خُدا میرے بیٹے کو دوبارہ زندہ کر دینے پر قادر ہے)

چنانچہ اُن ہی میں سے تمثیل کے طور پر وہ اُسے پھر ملا۔ ایمان ہی سے اضحاق نے ہونے والی باتوں کی بابت بھی یعقوب اور عیسوٗ دونوں کو دُعا دی۔ ایمان ہی سے یعقوبؑ نے مرتے وقت یوسف کے دونوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو دُعا دی۔ اور اپنے عصا کے سرے پر سہارا لے کر سجدہ کیا۔ ایمان ہی سے یوسف نے جب وہ مرنے کے قریب تھا۔ بنی اسرائیل کے خروج کا ذکر کیا اور اپنی ہڈیوں کی بابت حکم دیا۔

کو تکتے رہیں۔ جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی۔ شرمندگی کی پرواہ نہ کرکے صلیب کا دُکھ سہا اور خُدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا"۔

(عبرانیوں ۱۲ : ۲)

"جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خُدا کا کلام سُنایا اُنہیں یاد رکھو اور اُن کی زندگی کے انجام پر غور کرکے اُن جیسے ایماندار ہو جاؤ۔ یسُوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے"۔

(عبرانیوں ۱۳ : ۷ - ۸)

آسمانی مُلک موعُود

جس طرح خُداوند خُدا نے بزرگ ابرہام بزرگ اِضحاق اور بزرگ یعقوب اور بنی اسرائیل قوم سے مُلک موعُود دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اسی طرح خُداوند یسُوع مسیح نے بھی آسمانی ملک موعُود کا وعدہ کیا ہے کیونکہ خُدا کے ایمانداروں کیلئے خُدا کے وعدے لازوال ہیں اسلیئے کہ خُداوند یسُوع مسیح اُلُوہیت کے آسمانی جاہ وجلال میں ذاتِ الٰہی کا کامل ظہور اور صاحبِ اختیار ہستی ہے۔

وہ ابدی زندہ آسمانی ہستی محبوبِ خُدا رُوحُ اللہ ہے۔ فرمایا:۔

"جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے" (یُوحنّا ۱۶: ۱۵)

"آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸: ۱۸)

مسیح کا آسمانی مُلکِ موعود دینے کا وعدہ سچا اور لاتبدیل ہے اُسکا وعدہ ویسا ہی سچا ہے جیسے ابرہام اور بنی اسرائیل قوم کے ساتھ خُدا کی طرف سے مُلک کنعان دینے کا وعدہ سچا ثابت ہُوا مسیحی ایمانداروں کی تمام دُنیا آسمانی مُلکِ موعُود کے متعلق مسیح خُداوند کے اس سچے وعدہ پر ایمان رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے سچے انجیلی وعدوں اور اپنے کام اور کلام میں صاحبِ اختیار ہے۔ راہ حق، قیامت، زندگی، عدالت، فردوس اس کے ہاتھ میں ہے۔

اُس نے معجزانہ کام صاحبِ اختیار کی طرح کئے۔ وہ بیماروں کو شفا اور مُردوں کو زندگی دینے میں بھی صاحبِ اختیار تھا۔ اُس کے انجیلی کلام میں امرِ الٰہی اور حکمِ خُداوندی پایا جاتا ہے اُس نے لوگوں کے گناہ معاف کرنے میں بھی اپنا کامل اختیار اور حکمِ ربانی اور امرِ الٰہی استعمال کیا۔ اور لوگوں نے دیکھا کہ عملی طور پر اُس کا اختیار مُؤثر اور پھلدار ثابت ہُوا۔ اُس نے اپنے ساتھ مصلُوب ہونے والے ایک تائب ڈاکو کو فرمایا:۔

"مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (انجیل لُوقا ۲۳: ۴۳)

مسیحی دُنیا کو فرمایا:۔

"تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لُوں گا۔ تاکہ جہاں مَیں ہُوں تم بھی ہو۔" (انجیل یُوحنا ۱۴: ۱-۳)

"مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ مَیں تمہارے پاس آؤں گا۔" (یُوحنا ۱۴: ۱۸)

"یسُوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔ کہ اے باپ! وہ گھڑی (صلیبی موت) آ پہنچی۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تاکہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ چنانچہ تُو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے۔ تاکہ جنہیں تُو نے اُسے بخشا ہے، اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدای واحد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے۔ جانیں۔ جو کام تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اُس کو تمام کرکے مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ اور اب اے باپ! تُو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے"۔

اے باپ! مَیں چاہتا ہُوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے۔ جہاں مَیں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہُوں تاکہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا ہے۔ کیونکہ تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔" (یُوحنا ۱۷: ۱-۵ و ۲۴)

چنانچہ فی الحقیقت مسیح خُداوند صاحبِ اختیارِ کُلی محبُوبِ خُدا ہے اور محبُوبِ خُدا آسمانی عالم محبت میں درحقیقت خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ آسمان اور زمین کا کُل اختیار اُس کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کے شاگرد ہمیشہ اس کو خُداوند اے خُداوند کہہ کر اس سے بات کرتے تھے۔ مسیح خُداوند نے فرمایا "تم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں"۔ (یُوحنا ۱۳: ۱۳)

Scanned with CamScanner

جس طرح خُدا کا مُلکِ موعُود دینے کا وعدہ بنی اسرائیل کے ساتھ وقتِ مُقرّرہ پر پُورا ہُوا۔ اسی طرح مسیح خُداوند کا آسمانی مُلکِ موعُود دینے کا وعدہ مسیحی ایمانداروں کے ساتھ روزِ قیامت پورا ہوگا۔ جس طرح بنی اسرائیل ایمان کی بنیاد پر مُلکِ موعُود کے وارث ہوئے۔

اُسی طرح خُدا کے بیٹے یسوع مصلوب پر زندہ ایمان رکھنے والے روزِ قیامت آسمانی مُلکِ موعُود کے وارث ہوں گے۔ اور مسیح خُداوند کے ساتھ خوشیاں منائیں گے۔ روزِ عدالت کی بابت خُداوند یسُوع مسیح نے کہا:۔

"جب (مسیح) ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا۔
اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے۔
تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔
اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔
اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا۔
جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کریگا۔ اس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باپ کے مُبارک لوگو! جو بادشاہی بنایِ عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے۔ اُسے میراث میں لو۔" (متی ۲۵ : ۳۱-۳۴)

یُوحنا عارف نے لکھا ہے کہ:۔

"دیکھو وہ بادلوں کیساتھ آنیوالا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی" (مکاشفہ ۱ : ۷)

خُداوند یسُوع مسیح نے قریباً تین سال میں اپنے زمینی مشن کی بنیاد ایک مضبوط چٹان کی مانند رکھی ہے۔ اُس کے سارے زمینی مشن کے کام میں اُس کے اصلی